

## سوال

دوسرے شہر نہ باسکنے کی وجہ سے عقد نکاح پر لڑکی کی والدہ کے دستخط کرنا

## جواب

الحمد لله

نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ خاوند اور بیوی راضی ہوں، اور یہ نکاح ولی یا ولی کامل دو عادل مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے"**

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

**"نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا"**

اسے امام یہودی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے عورت کی رضا مندی کی تاکید کے لیے اس وقت عورت کے دستخط لیے جاتے اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے، اس لیے اس کی بجائے اس کے نام سے کسی اور کو دستخط کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکہ اور فراؤ اور مخصوص پایا جاتا ہے

اور اسی طرح ماں کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب اسے پہچا جائے تم فلاں ہو تو وہ کہے جی ہاں، تم مخصوص بولو اور کوکہ ہاں میں وہی ہوں

یا جب اس سے یہ پہچا جائے کہ کیا تم فلاں شخص سے شادی کرنا قبول کرتی ہو؟ تو ماں کہے کہ میں قبول کرتی ہوں تو یہ اور بھی زیادہ ششیع اور بڑا جرم ہے

جب آپ سفر نہیں کر سکتیں تو آپ نکاح میں تاخیر کر لیں حتیٰ کہ آپ سفر کر سکتیں اور خود جا کر دستخط کریں یا پھر آپ پہنچنے شہر اور علاقے میں نکاح کرائیں

ہم نے نکاح کرنے والوں میں سے ایک مولانا صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ اسے قبول نہیں کرتے کہ کوئی عورت اپنی جانب سے کسی دوسری عورت کو دستخط کرنے میں وکیل بنائے، بلکہ عورت جس کا نکاح ہوا ہے وہ خود دستخط کرے، اور اس کا نام اور اس کی رضا مندی دریافت کر کے رضا مندی کو یقینی بنایا جائے کہ فلاں شخص سے وہ شادی کرنے پر راضی ہے یا نہیں

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک ماں نے اپنی بیٹی کی جانب سے دستخط کر دیے حالانکہ بیٹی کا نکاح جبرا کیا گیا اور وہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی



جَزِيلُ الْعِلْمِ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ